بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کائنات کے Origion، وقت اور جگہ کا قرآنی تصور

The Quranic Concept of the Origion of Universe, Time and space

Dr. Muhammad Khan Malik

Abstract

As the metaphorical / spiritual time and space interacts with this worldly time and space, so this deilemma of origion and the end of the world, the life and its future. What is heaven? Where is it? Who is the originater of the skies, the sun and moon and other galexyies and what are the functions/purposes of all these? And the magnitude of the time and scale remains a unsolves question. The today's modern thinkers, scientists, philosphers and intelectuals with their brainpower could not find proper / correct answer to these tight spots. The modern theories like beg bang, human origion theory like Darwin theory could not satisfy human earg. According to Holy Quran the delight of the righteous is promised in heaven and the suffering of the sinners would be in hell. The spacing and structure of the whole of the universe are although relative terms i.e. whether clearly, up and down, it would be incorrect to think of heaven of hella as these are simply different conditions and two distinct time and space/places. The Angels, the souls, heaven, the hell and earth one cannot denote the location of the spiritual world, it is not whithin the "coordinates" of our space-time system. That space is different and, although it has its beginnings here, it expands in new directions beyond the reaches of human mind.

In this paper the endevour is done to highlight these questions through divineknowledge of Holy Quran.

☆ اسلامک اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان۔ malik@hotmail.com

کائنات کے Origion، وقت اور جگہ کا قرآنی تصور

ڈاکٹر محمد خان ملک

ا۔تعارف:

کائنات میں عدم سے وجود میں آنا اور اس کا انتظام ایک بڑے عالی شان والی ذات نے کیا ہے۔اس حقیقت کا اعلان سورۃ الذریات: آیت ۴۷، میں کیا گیا ہے۔اس کی تخلیق کے بارے میں بگ بینگ نظریئے نے بہت ہی محدود معلومات دی ہیں۔بگ بینگ کے صفر حجم نظریئے میں اس کی تخلیق ایک ذاتی سوچ وفکر ہے۔ان کو یہ پتہ نہیں کہ آسمان وزمین (پہلے) بند تھے۔پھر ان کو کھول دیا گیا۔ (سورۃ انبیاء ۳۰)

امام سیوطی نے احادیث سے اس موضوع کی تفصیل نقل کر دی ہے۔اس طرح ہیومن جینوم پروجیکٹ اور ارتقاء پرستوں کی غلط بیانیوں پر سے ہارون یحیٰ نے پردہ اٹھایا ہے۔لکھتے ہیں کہ: جس کو عرف عام Big Bang کا نام دیا جاتا ہے کہ اس کے بعد کائنات وجود میں آئی، مگر ایسا بالکل بھی نہ ہوا بلکہ اس کے برعکس وہ سارے ذرات جمع ہو گئے اور یہ ستاروں نظام شمسی اور گیلکسی کی شکل اختیار کر گئے اور یہ صورت حال غور طلب وفکر انگیز ہے اور عقل انسانی کو للکارتی ہے کہ ایسا کیوں اور کیسے ہوا؟

(ا) انسانی ارتقاء پرستوں (Evolutionists) کی تحریروں کا بھی کافی حد تک جھوٹ کھل چکا ہے۔اس موضوع کی حقیقت کے ادراک کیلئے عقل کو وحی کے طابع کرنا پڑتا ہے۔یعنی قرآنی علوم کیلئے انسانی خیال کو توجہ میں بدلنا ہے، توجہ کو لگن میں لگن کو محبت میں، پھر اس محبت کو عشق میں جو معراج قرب حق قرآن ہے۔اس کیلئے نفس کی حقیقت و ماہیت، جسم وقلب اور روح کو سمجھنا ہے۔ جس کیلئے نفس کو دل کے مقام پر، دل کو جان کے مقام پر اور جان (روح) کو باطن کے محل پر لے جانا پڑتا ہے۔یعنی علم الیقین کو عین الیقین پر اور عین الیقین کو حق الیقین پر، اس حال میں وقت اور جگہ بے محل ہو جاتے ہیں۔یہ معائینہ ومشاہدہ حق و باطل کا مقام ہے۔فرمان حق ہے۔

> وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ م بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ ج اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ط قَالُوْا بَلٰی: شَھِدْنَا: اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ o (ا)(۱۷۲۔اعراف)
>
> اور (یاد کیجیے!) جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل نکالی اور ان کو انہی کی جانوں پر گواہ بنایا (اور فرمایا) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ وہ (سب) بول اٹھے: کیوں نہیں؟ (تو ہی ہمارا رب ہے (ہم گواہی دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم اس عہد سے بے خبر تھے۔

یہ سب کیسے وقوع پذیر ہوتا ہے یعنی تربیت انبیاء سے جیسے فرمایا۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ o (۱۵۱۔بقرہ)

اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً وقلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرار معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

اس کی مثال وہ شخص ہے جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا۔ جس نے تخت سباء کو He moved it in image less time میں move کر دیا۔ یہ معاملہ سورۃ نمل کی قرآنی آیت کریمہ نمبر ۴۰ سے واضح ہے۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ط فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ صلے قف لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ط وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ o (۳)(۴۰۔نمل)

(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ وہ اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کیلئے شکرمندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بے شک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جب جان (روح) باطن کے مشاہدہ حق پر ہوتی ہے جہاں زمانی ومکانی اور زندگی اور موت کی کیفیت بے معانی ہوتی ہے۔ یہ مقام عبدیت کی معراج ہوتی ہے جو پیکر و پیراہن نورانی کا مقام ہے۔ یہ مقام شہادت حق ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o (۴)(آل عمران:۱۸)

اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں (یہ مقام عبدیت کی معراج ہوتی ہے جو پیکر و پیراھن نورانی کا مقام ہے۔ یہ مقام شہادت حق ہے) نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے۔

انسان فطرتی ذرائع علوم ہیں یعنی عقل اور وجدان کے ذریعے وہ اس کائنات کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا جب تک وحی کو ذریعہ علم نہ بنائے۔ محترم رحمان فیض اپنی کتاب کائنات انسان اور مذہب میں لکھتے ہیں کہ۔ الغرض سائنس کی جدید شاخوں اور ان کی رو سے سامنے آنے والی جدید معلومات نے سائنس کی روایتی عقل پرستی میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ خلاف عقل اور روایتی قوانین کے

برخلاف کسی بھی واقعے کی تردید میں پیش پیش سائنس اب خود ایک ایسے دور میں داخل ہوگئی ہے کہ جس کی بنیاد ہی خلاف عقل اور غیر یقینی واقعات پر ہے۔(۴)

"A man through with his mind/memory a Logic/Philosophy and by his senses can not understand the real myth of these realities/ discoveries, regarding hidden things and matter os human affairs like fears & happiness, the human success and failures and final success upto full extents. So there is a external link and sourse of knowledge for mankind to understand and to resolve these all issues of human problems that is a divine guidance i.e. wahi or reviled knowledge through prophets of the Lord of the univers."

The divine revelation and who is the that Lord?

وحی الہیہ کی صورتیں اور اقسام اس کو عربی میں الاشارہ السرعۃ بلطف کہا گیا ہے۔(۵) اس کی تین مندرجہ کیفیات ہیں۔

۱۔وحی قلبی ۲۔وحی ملکی ۳۔پردے کے پیچھے سے کلام (عالم بشریت کے لئے خطاب الٰہی کا واسطہ اور وسیلہ صرف نبی اور رسول ہے یہ بے شک وہ بلند مرتبہ بڑی حکمت والے کا کام ہے) تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ o(۶)(الشوریٰ:۵۱)

اور ہر بشر کی (یہ) مجال نہیں کہ اللہ اس سے (براہ راست) کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے (کسی کو شان نبوت سے سرفراز فرمادے) یا پردے کے پیچھے سے (بات کرے جیسے موسیٰ علیہ السلام سے طور سینا پر کی) یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر بھیجے اور وہ اس کے اذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے (الغرض عالم بشریت کیلئے خطاب الٰہی کا واسطہ اور وسیلہ صرف نبی اور رسول ہی ہوگا)، بے شک وہ بلند مرتبہ بڑی حکمت والا ہے۔

کون اَللّٰہ؟ اللہ للہ لہ ہ یعنی وہ اللہ ہے۔ سب کچھ جس کا ہے اور سب کچھ اسی ہی کیلئے ہے۔ اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔ وہی حقیقی مالک و خالق ذات ہے۔ The sole Authority and true God Almighty Allah(swt) ہے۔

See following Quranic Evedance.

رب بے نیاز، کرم فرمانے والا وہ خالق ہے۔ یہ بدع تخلیق کائنات یعنی یہ کہ ہر چیز کو عدم سے وجود میں لانے اور حکم و تدبیر کا نظام چلانے والی طاقت یہی خالق کائنات ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ اعز اد جل و اعظیم ہستی ہے۔ جو عظیم تخت اقتدار کا مالک جس کا العرش

الکریم، کون مکان اور کرسی ولوح محفوظ ہے۔Arsh-e-Azeem/Kursi & Lauh-o-Mahfooz۔لامکان Time and space less Area۔اور پوری کائنات کا پیدا کرنے والا اور چلانے والا ہے۔ وہی وقت وزمان کی مقدار و میعار مقرر فرمانے والا ہے۔حسب ذیل تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔(۷)(طٰہٰ:۵)

(وہ) نہایت رحمت والا (ہے) جو عرش (یعنی جملہ نظام ہائے کائنات کے اقتدار) پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہوگیا۔

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ o اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔طور فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ۔(جو) کھلے صحیفہ میں (ہے)(۸)(طور:۲،۳)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o (نمل:۲۶)

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں (وہی) عظیم تخت اقتدار کا مالک ہے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ o(۹)(بقرہ:۱۱۶)

پس اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے بلند و برتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بزرگی اور عزت والے عرش (اقتدار) کا (وہی) مالک ہے۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ج يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ط لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ o (۱۰)(الشوریٰ:۱۱)

آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے، اسی نے تمہارے لئے تمہاری جنسوں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے اور تمہیں اسی (جوڑی کی تدبیر) سے پھیلاتا ہے، اس کے مانند کوئی چیز نہیں ہے اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o (۱۱) (۱۲۔الشوری:۱۲)

وہی آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک ہے (یعنی جس کیلئے وہ چاہے خزانے کھول دیتا ہے) وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق عطا کشادہ فرمادیتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o (بقرہ:۲۵۵)

اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے، اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسی (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے، اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ o (سورہ بقرہ:۱۱۷)

وہی آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے، اور جب کسی چیز (کے ایجاد) کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو پھر اس کو صرف یہی فرماتا ہے کہ 'تو ہو جا' پس وہ ہو جاتی ہے۔ سورۃ المومنون میں فرمان حق ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ o (۱۴)(اعراف:۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین (کی کائنات) کو چھ مدتوں (یعنی چھ ادوار) میں پیدا فرمایا (اپنی شان کے مطابق) عرش پر استواء (یعنی اس کائنات میں اپنے حکم و اقتدار کے نظام کا اجراء) فرمایا۔ وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے (درآنحالیکہ دن رات میں سے) ہر ایک دوسرے کے تعاقب میں تیزی سے لگا رہتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے (سب) اسی کے حکم (سے نظام) کے پابند بنا دیے گئے ہیں۔ خبردار! (ہر چیز کی) تخلیق اور حکم و تدبیر کا نظام چلانا اسی کا کام ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کی (تدریجاً) پرورش فرمانے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ o (آل عمران:۲)

اللہ، اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں (وہ) ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے۔ (۱۵)

اللہ ہی انسانی موت وحیات اور ومابعد کا مالک:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ o (۱۶)(انبیاء:۳۵)

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کیلئے مبتلا کرتے ہیں، اور تم ہماری ہی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

الٰہیہ نظام اوقات (قرآنی زمانی سکیل Time scales, Quranic Version):

☆ عام ایک رات ۱۲ گھنٹے (Normal Night Scale) اور لیل القدر ۱۰۰۰ ماہ (Special Holy Night) کے برابر۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ (القدر:۳)

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (۱۷)

☆ ایک عام دن ۱۲ گھنٹے۔ اور تمام اقتدار کی تدبیر اور اعمال کے عروج کا دن ۱۰۰۰ سال کے برابر

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ o (۱۸) (السجدہ:۵)

وہ آسمان سے زمین تک نظام اقتدار کی تدبیر فرماتا ہے پھر وہ امر اس کی طرف ایک دن میں چڑھتا ہے (اور چڑھے گا) جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے اس (حساب) سے جو تم شمار کرتے ہو۔

☆ دنیا کی زندگی کا ایک دن ۱۲ گھنٹے۔ اور فرشتے اور روح الامین کے عروج کا دن ۵۰۰۰۰ سال کے برابر

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ ط (۱۹) (معارج:۴)

اس (کے عرش) کی طرف فرشتے اور روح الامین عروج کرتے ہیں ایک دن میں، جس کا اندازہ (دنیوی حساب سے) پچاس ہزار برس کا ہے۔

☆ فِیْ یَوْمٍ اگر وَاقِعٍ کا صلہ ہو تو معنی ہوگا کہ جس دن (یوم قیامت کو) عذاب واقع ہوگا اس کا دورانیہ ۵۰ ہزار برس کے قریب ہے۔ اور اگر یہ تَعْرُجُ کا صلہ ہو تو معنی ہوگا کہ ملائکہ اور ارواح مومنین جو عرش الٰہی کی طرف عروج کرتی ہیں ان کے عروج کی رفتار ۵۰ ہزار برس یومیہ ہے، وہ پھر بھی کتنی مدت میں منزل مقصود تک پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (یہاں سے نوری سال (Light year) کے تصور کا استنباط ہوتا ہے۔

☆ قیامت کے دن کا دورانیہ ۵۰ ہزار برس کے قریب ہے اور اس دن سب اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا o (۲۰) (نساء:۸۷)

اللہ ہے (کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تمہیں ضرور قیامت (دورانیہ ۵۰ ہزار برس کے قریب ہے) کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں، اور اللہ سے بات میں زیادہ سچا کون ہے۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ق قف ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ o (۲۱) (بقرہ:۲۸۱)

اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو جو کچھ عمل اس نے کیا ہے اس کی پوری

پوری جزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا o جنت اور دوزخ اور ابدی زندگی کے دن رات کا معیار اور مدت۔

لامتناہی (Image less Time)

The Quranic verssion on the Structure of the Universe & Cosmos

خالق کون، ترکیب کائنات حقیقت و ماہیت کیا ہے۔ تخلیق کیونکر ہوئی؟ جو کچھ آسمانوں (کی بالائی نوری کائناتوں اور خلائی مادی کائناتوں) میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان (فضائی اور ہوائی کروں میں) ہے اور جو کچھ سطح ارضی کے نیچے آخری تہہ تک ہے سب اسی کے (نظام اور قدرت کے تابع) ہیں۔

(۲۲)(طٰحٰہ:۶)

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط وَ اِذَا قَضٰٓی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ o (۲۳)(بقرہ:۱۱۷)

وہی آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے، اور جب کسی چیز (کے ایجاد) کا فیصلہ فرمالیتا ہے تو پھر اس کو صرف یہی فرماتا ہے کہ 'تو ہوجا' پس وہ ہوجاتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرۡشُهٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلاً ط (۲۴)(ہود:۷)

اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین (کی بالائی وزیریں کائناتوں) کو چھ روز (یعنی تخلیق وارتقاء کے چھ ادوار و مراحل) میں پیدا فرمایا اور (تخلیق ارضی سے قبل) اس کا تخت اقتدار پانی پر تھا (اور اس نے اس سے زندگی کے تمام آثار کو اور تمہیں پیدا کیا) تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہتر ہے؟

۱۔ Earth زمین، سورج اور دیگر سیارے:

۳۔ وهو الذی مد الارض وجعل فیها رواسی وانهر ط ومن کل الثمرت جعل فیها زوجین اثنین یغشی الیل النهار ط ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون o (۲۵)

اور وہی ہے جس نے (گولائی کے باوجود) زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے، اور ہر قسم کے پھلوں میں (بھی) اس نے دو دو (جنسوں کے) جوڑے بنائے (وہی) رات سے دن کو ڈھانک لیتا ہے، بے شک اس میں تفکر کرنے والوں کیلئے (بہت) نشانیاں ہیں۔

۴۔ وفی الارض قطع متجورت وجنت من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بمآء واحد قف ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل ط ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون o (۲۶)

اور زمین میں (مختلف قسم کے) قطعات ہیں جو ایک دوسرے کے قریب ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور

کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں، جھنڈ دار اور بغیر جھنڈ کے، ان (سب) کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے، اور (اس کے باوجود) ہم ذائقہ میں بعض کو بعض پر فضیلت بخشتے ہیں، بے شک اس میں عقلندوں کیلئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

۲۔ cosmos فضاء Space:

تبرک الذی جعل فی السمآء بروجا وجعل فیھا سرجا وقمرًا منیرًا ○ (۲۷)(۲۱)

وہی بڑی برکت وعظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات میں (کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کروں کی وسیع منزلیں بنائیں اور اس میں (سورج کو روشنی اور تپش دینے والا) اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا اس کیلئے جو غور وفکر کرنا چاہے یا شکرگزاری کا ارادہ کرے (ان تخلیقی قدرتوں میں نصیحت وہدایت ہے)۔

۳۔سات آسمان Skies 1-7:

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ (سورۃ الملک:۳)

جس نے سات (یا متعدد) آسمانی کرے باہمی مطابقت کے ساتھ (طبق در طبق) پیدا فرمائے۔

وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَت ○ (۲۸) (الغاشیہ:۱۸)

اور آسمان کی طرف (نگاہ نہیں کرتے) کہ وہ کیسے (عظیم وسعتوں کے ساتھ) اٹھایا گیا ہے؟

۴۔زندگی اور موت، قبر اور عالم برزخ/Barzakh:

حیات یعنی زندگی اور موت خالق کائنات کی تخلیق ہے۔فرمان مالک ہے:۔

الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلو کم ایکم احسن عملا وھو العزیز الغفورا۔(۲۹)

(تبارک الذی:۲)

یہ وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا۔مقصد اس سے یہ ہے کہ تمہیں آزمایا جائے کہ تم میں سے کون ہے جو احسن عمل کرتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلاً ط وَاَجَل" مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ (۳۰)

(الانعام:۲)

(اللہ) وہی ہے جس نے تمہیں مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا (یعنی کرہ ارضی پر حیات انسانی کی کیمیائی ابتداء

اس سے کی)۔ پھر اس نے (تمہاری موت کی) میعاد مقرر فرما دی، اور (انعقادِ قیامت کا) معینہ وقت اسی کے پاس (مقرر) ہے پھر (بھی) تم شک کرتے ہو۔

انسانی موت و حیات اور فکر و طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟ موت کے بعد کیا ہوگا؟

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ o (۳۱) (انبیاء:۳۵)

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لئے مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری ہی طرف پلٹائے جاؤ گے۔

۵۔ Alam-e-Arwah/Soul عالم ارواح:

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ج اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى ج شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ o (۳۲) (اعراف:۱۷۲)

اور یاد کیجئے جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی نسل نکالی اور ان کو انہی کی جانوں پر گواہ بنایا (اور فرمایا): کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ (سب) بول اُٹھے: کیوں نہیں؟ (تو ہی ہمارا رب ہے)، ہم گواہی دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن یہ (نہ) کہو کہ ہم اس عہد سے بے خبر تھے۔

"And remember when your Lord brought forth from the children of Adam, from their loins, their seeds" (7:172)

۶۔ بیت معمور اور سدرۃ المنتہیٰ Sidrah-tul-muntaha:

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ o (طور:۴) اور (فرشتوں سے) آباد گھر (یعنی آسمانی کعبہ) کی قسم۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ o (طور:۵) اور اونچی چھت (یعنی بلند آسمان یا عرشِ معلیٰ) کی قسم۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى o (سورہ نجم:۱۴) سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔

۷۔ Hell & Heaven جنت اور دوزخ:

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ o (عمران:۱۳۱)

اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (۳۳)

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى o (نجم:۱۵) اسی کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ص وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o (۳۴) (بقرہ:۳۵)

اور ہم نے حکم دیا اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو اور تم دونوں اس میں سے جو چاہو، جہاں سے چاہو، کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا، ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں (شامل) ہو جاؤ گے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ o (۳۵)

(عمران:۱۳۳)

اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آ جاتے ہیں، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

وَیٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ فَکُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَo (۳۶)(اعراف:۱۹)

اور اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ (دونوں) جنت میں سکونت اختیار کرو، سو جہاں سے تم دونوں چاہو کھایا کرو اور (بس) اس درخت کے قریب مت جانا ورنہ تم دونوں حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

تخلیق وترکیب زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے:

الفرقان۔۵۹، میں فرمایا:

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ لا اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا o

جس نے آسمانی کروں اور زمین کو اور اس (کائنات) کو جو ان دونوں کے درمیان ہے، چھ ادوار میں پیدا فرمایا ☆ پھر وہ (حسبِ شان) عرش پر جلوہ افروز ہوا (وہ) رحمان ہے (اے معرفتِ حق کے طالب) تو اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ (بے خبر اس کا حال نہیں جانتے)۔

☆ ستۃ ایام سے مراد چھ ادوارِ تخلیق ہیں۔ معروف معنیٰ میں چھ دن نہیں کیونکہ یہاں تو خود زمین اور جملہ آسمانی کروں، کہکشاؤں، ستاروں، سیاروں اور خلاؤں کی پیدائش کا زمانہ بیان ہو رہا ہے۔ اُس وقت رات اور دن کا وجود کہاں تھا؟) سورۃ الانبیاء میں جملہ آسمانی کائنات اور زمین (سب) ایک اکائی کی شکل میں جڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پھاڑ کر جدا کر دیا اور پھر ایک دن اس سماوی کائنات کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذات کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے (کائنات) کو پہلی بار پیدا کیا تھا، ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا ط وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ o (۳۸)(سورۃ الانبیاء: آیت۔۳۰)

اور کیا کافر لوگوں نے نہیں دیکھا کہ جملہ آسمانی کائنات اور زمین (سب) ایک اکائی کی شکل میں جڑے ہوئے تھے۔ پس ہم نے ان کو پھاڑ کر جدا کر دیا اور ہم نے (زمین پر) پیکرِ حیات (کی زندگی) کی نمود پانی سے کی، تو کیا وہ (قرآن کے بیان کردہ ان حقائق سے آگاہ ہو کر بھی) ایمان نہیں لاتے۔

اور فرمایا:

یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ ط کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ط وَعْدًا عَلَیْنَا ط اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ o (انبیاء: آیت نمبر ۱۰۴)

اس دن ہم (ساری) سماوی کائنات کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذات کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا۔ ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔ یہ وعدہ پورا کرنا ہم نے لازم کر لیا ہے۔ ہم (یہ اعادہ) ضرور کرنے والے ہیں۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ o (الذاریات۔۴۷)

اور آسمانی کائنات کو ہم نے بڑی قوت کے ذریعے سے بنایا اور یقیناً ہم (اس کائنات) کو وسعت اور پھیلاؤ دیتے جا رہے ہیں۔

وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ o (الغاشیہ: ۲۰)

اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (گولائی کے باوجود) بچھائی گئی ہے؟

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ج ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" o (بقرہ: ۲۹)

وہی ہے جس نے سب کچھ جو زمین میں ہے، تمہارے لئے پیدا کیا، پھر وہ (کائنات کے) بالائی حصوں کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے انہیں درست کر کے ان کے سات آسمانی طبقات بنا دیئے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ o (زاریات: ۴۸)

اور (سطح) زمین کو ہم ہی نے (قابلِ رہائش) فرش بنایا سو ہم کیا خوب سنوارنے اور سیدھا کرنے والے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ ص وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ o (الانبیاء: ۳۱)

اور ہم نے زمین میں مضبوط پہاڑ بنا دیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ (اپنے مدار میں حرکت کرتے ہوئے) انہیں لے کر کانپنے لگے اور ہم نے اس (زمین) میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ (مختلف منزلوں تک پہنچنے کے لئے) راہ پا سکیں۔

فرشتے:

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ (۴۱)(بقرہ:۳۰)

اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

جن:

وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰہُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۴۲﴾(الحجر:۲۷)

اور اس سے پہلے ہم نے جنوں کو شدید جلا دینے والی آگ سے پیدا کیا جس میں دھواں نہیں تھا۔

جنتی اور ارضی زندگی کا قصہ حضرت آدم اور شیطان:

فَوَسۡوَسَ لَہُمَا الشَّیۡطٰنُ لِیُبۡدِیَ لَہُمَا مَاوٗرِیَ عَنۡہُمَا مِنۡ سَوۡاٰتِہِمَا وَقَالَ مَا نَہٰکُمَا رَبُّکُمَا عَنۡ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ اِلَّآ اَنۡ تَکُوۡنَا مَلَکَیۡنِ اَوۡ تَکُوۡنَا مِنَ الۡخٰلِدِیۡنَ ﴿۰﴾ (اعراف:۲۰)

پھر شیطان نے دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کی شرمگاہیں جو ان (کی نظروں) سے پوشیدہ تھیں، ان پر ظاہر کردے اور کہنے لگا: (اے آدم وحوا!) تمہارے رب نے تمہیں اس درخت (کا پھل کھانے) سے نہیں روکا مگر (صرف اس لئے کہ اسے کھانے سے) تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے (یعنی علائق بشری سے پاک ہو جاؤ گے) یا تم دونوں (اس میں) ہمیشہ رہنے والے بن جاؤ گے (یعنی اس مقامِ قرب سے کبھی محروم نہیں کئے جاؤ گے)۔

وَقَاسَمَہُمَآ اِنِّیۡ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیۡنَ ﴿۰﴾ (۴۴)(اعراف:۲۱)

اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بے شک میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَدَلّٰىہُمَا بِغُرُوۡرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتۡ لَہُمَا سَوۡاٰتُہُمَا وَطَفِقَا یَخۡصِفٰنِ عَلَیۡہِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّۃِ ؕ وَنَادٰىہُمَا رَبُّہُمَآ اَلَمۡ اَنۡہَکُمَا عَنۡ تِلۡکُمَا الشَّجَرَۃِ وَاَقُلۡ لَّکُمَآ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۰﴾ (اعراف:۲۲)

پس وہ فریب کے ذریعے دونوں کو (درخت کا پھل کھانے تک) اتار لایا، سو جب دونوں نے درخت (کے پھل) کو چکھ لیا تو دونوں کی شرمگاہیں ان کے لئے ظاہر ہو گئیں اور دونوں اپنے (بدن کے) اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے تو ان کے رب نے ان کو ندا فرمائی کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت (کے قریب جانے) سے روکا نہ تھا اور تم سے یہ (نہ) فرمایا تھا کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔

قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ج وَلَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ ٥ (اعراف:۲۴)

ارشادِ باری ہوا: تم (سب) نیچے اتر جاؤ۔ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں اور تمہارے لئے زمین میں معین مدت تک جائے سکونت اور متاعِ حیات (مقرر) کر دیئے گئے ہیں۔ گویا تمہیں زمین میں قیام و معاش کے دو بنیادی حق دے کر اتارا جا رہا ہے، اس پر اپنا نظامِ زندگی استوار کرنا۔

قَالَ فِیۡہَا تَحۡیَوۡنَ وَفِیۡہَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡہَا تُخۡرَجُوۡنَ ٥ (اعراف:۲۵)

فرمایا: تم اسی (زمین) میں زندگی گزارو گے اور اسی میں مرو گے اور (قیامت کے روز) اسی میں سے نکالے جاؤ گے۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ط وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی لا ذٰلِکَ خَیۡرٌ ط ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ٥ (اعراف:۲۶)

اے اولادِ آدم! بے شک ہم نے تمہارے لئے (ایسا) لباس اتارا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور (تمہیں) زینت بخشے اور (اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک باطنی لباس بھی اتارا ہے اور وہی) تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔ یہ (ظاہر و باطن کے لباس سب) اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ط اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَقَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ط اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ٥ (اعراف:۲۷)

اے اولادِ آدم! (کہیں) تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا، ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ انہیں ان کی شرمگاہیں دکھا دے۔ بے شک وہ (خود) اور اس کا قبیلہ تمہیں (ایسی ایسی جگہوں سے) دیکھتا (رہتا) ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ایسے لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

تخلیق حیوانات، چرند پرند اور آبی مخلوقات۔ دیگر حشرات الارض اور پانی، ہوا، بادل، آگ، پہاڑ، جنگلات و نباتات:

وَہُوَ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِہٖ ط حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا سُقۡنٰہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنۡزَلۡنَا بِہِ الۡمَآءَ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ط کَذٰلِکَ نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ٥

اور وہی ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ

(ہوائیں) بھاری بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہیں تو ہم ان (بادلوں) کو کسی مردہ (یعنی بے آب و گیاہ) شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر ہم اس (بادل) سے پانی برساتے ہیں۔ پھر ہم اس (پانی) کے ذریعے (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم (روزِ قیامت) مردوں کو (قبروں سے) نکالیں گے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔

وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ○ (الغاشیہ:۱۹)

اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (زمین سے ابھار کر) کھڑے کئے گئے ہیں؟

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ج وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا ط کَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْکُرُوْنَ ○ (اعراف:۵۸)

اور جو اچھی (یعنی زرخیز) زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے (خوب) نکلتا ہے اور جو (زمین) خراب ہے (اس سے) تھوڑی سی بے فائدہ چیز کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اسی طرح ہم (اپنی) آیتیں (یعنی دلائل اور نشانیاں) ان لوگوں کے لئے بار بار بیان کرتے ہیں جو شکر گزار ہیں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ (بقرہ:۱۶۴)

بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں اور ان جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں اور اس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کی طرف سے اُتارتا ہے، پھر اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے (وہ زمین) جس میں اس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکمِ الٰہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (ان میں) عقلمندوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ○ (۵۲) (الغاشیہ:۱۷)

(منکرین تعجب کرتے ہیں کہ جنت میں یہ سب کچھ کیسے بن جائے گا تو) کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح (عجیب ساخت پر) بنایا گیا ہے؟

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ○ (۵۳) (الحجر:۱۶)

اور بے شک ہم نے آسمان میں (کہکشاؤں کی صورت میں ستاروں کی حفاظت کے لئے) قلعے بنائے اور ہم نے اس (خلائی کائنات) کو دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کر دیا۔

حکم و تدبیر کائنات کا نظام اور قرآن:

The Sole Authority and System of the Universe

اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کا موجد ہے اور وہی عظیم تختِ اقتدار کا مالک ہے۔ جس کا سب کچھ ہے اور سب کچھ اس کے لئے ہے۔ اور اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اسلام کا تصور بدع و تخلیق کائنات اور حکم و تدبیر کے نظام سے متعلق مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی سے ملاحظہ کیجئے۔ سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے:

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ○ (الفرقان:۶۱)

وہی بڑی برکت و عظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات میں (کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کروں کی وسیع منزلیں بنائیں اور اس میں (سورج کو روشنی اور تپش دینے والا) اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا۔ اس کے لئے جو غور و فکر کرنا چاہے، یا شکر گزاری کا ارادہ کرے (ان تخلیقی قدرتوں میں نصیحت و ہدایت ہے)۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَد'' وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَة'' ط وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ج وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم'' ○ (۵۵) (سورۃ الانعام:۱۰۱)

وہی آسمانوں اور زمینوں کا موجد ہے۔ بھلا اس کی اولاد کیونکر ہو سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی بیوی (ہی) نہیں ہے، اور اسی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (اعراف:۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین (کی کائنات) کو چھ مدتوں (یعنی چھ ادوار) میں پیدا فرمایا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر استواء (یعنی اس کائنات میں اپنے حکم و اقتدار کے نظام کا اجراء) فرمایا۔ وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے (درآنحالیکہ دن رات میں سے) ہر ایک دوسرے کے تعاقب میں تیزی سے لگا رہتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے (سب) اسی کے حکم (سے ایک نظام) کے پابند بنا دیئے گئے ہیں۔ خبردار! (ہر چیز کی) تخلیق اور حکم و تدبیر کا نظام چلانا اسی کا کام ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو

تمام جہانوں کی (تدریجاً) پرورش فرمانے والا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ o (۵۷)

(رعد: آیت ۲)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے (خلا میں) بلند فرمایا (جیسا کہ) تم دیکھ رہے ہو۔ پھر (پوری کائنات پر محیط اپنے) تختِ اقتدار پر (اپنی شان کے لائق) متمکن ہوا اور اس نے سورج اور چاند کو نظام کا پابند بنا دیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد (میں مسافت مکمل کرنے) کے لئے (اپنے اپنے مدار میں) چلتا ہے، وہی (ساری کائنات کے) پورے نظام کی تدبیر فرماتا ہے، (سب) نشانیوں (یا قوانینِ فطرت) کو تفصیلاً واضح فرماتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کر لو۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ج وَّهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ o (۵۸) (الانبیاء: ۳۲)

اور ہم نے سماء (یعنی زمین کے بالائی کروں) کو محفوظ چھت بنایا (تاکہ اہلِ زمین کو خلا سے آنے والی مہلک قوتوں اور جارحانہ لہروں کے مضر اثرات سے بچائیں) اور وہ ان (سماوی طبقات کی) نشانیوں سے روگرداں ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ o (۵۹) (الانبیاء: ۳۳)

اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (بھی)، تمام (آسمانی کرے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیں۔

خلاصہ:

ان آیاتِ قرآنی میں خالقِ کائنات نے تخلیقِ کائنات کے وقت اور جگہ کی مجموعی تفصیل بیان فرما دی ہے۔ سورۃ حٰم السجدہ کی آیات ۹ سے ۱۴ تک کے مطالب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی۔ بعد میں کائنات بنائی گئی جو کہ پہلے دخان یعنی دھواں تھی۔ حالانکہ ان آیات کا سارا سیاق و سباق صرف زمین اور زمین کی فضاؤں اور کروں کے متعلق اور زمین کی اپنی مناسبت، توازن اور پیداوار کے بارے میں ہے اور یہ آیات زمین اور اس سے منسلک بلندیوں کی تخلیق کے بارے میں انسان کو انتہائی اہم بنیادی آگاہی فراہم کرتی ہیں۔ فرمانِ مالکِ کل ہے:

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ط ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ o (۶۰) (حٰم سجدہ: ۹)

ان سے پوچھو کہ کیا تم (اُس اللہ کا) انکار کرتے ہو (جس کی قوتوں کا یہ عالم ہے) کہ اُس نے زمین کو وقت کے

دومراحل میں سے گزار کر (موجودہ شکل میں) تخلیق کیا۔ اور تم ہو کہ اس کے اختیار واقتدار میں دوسری ہستیوں کو شریک سمجھتے ہو۔ حالانکہ یہ اللہ تو وہ ہے جو سارے عالمین کی نشوونما کررہا ہے۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ط سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ o (حٰم سجدہ:۱۰)

اور اُس نے اس میں (یعنی زمین کے اندر اور) اس کے اوپر پہاڑ بنادیئے۔ اور اُن میں ثبات واستحکام رکھا اور نشوونما کا سامان دینے کے لئے مددگار بنایا (بٰـرَکَ)۔ اور اس میں (یعنی زمین میں) ان کی غذائیں اپنی مناسبت کے پیمانے کے لحاظ سے وقت کے چار مراحل سے گزر کر (موجودہ شکل میں آئیں) جو تمام ضرورت مندوں کے لئے (اُن کے اپنے اپنے لحاظ سے) یکساں (طور پر قابلِ استعمال ہوتی ہیں)۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ط قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ o (حٰم سجدہ:۱۱)

(لیکن مراحل کے لحاظ سے یوں ہے کہ زمین کے اردگرد) کی طرف (کو زمین کے لئے موزوں کردیا گیا) جو ایک دخان یعنی دھواں دھواں تھی۔ پھر اُسے اُس کی ذات میں موجود قوتوں کو صحیح تناسب کے ساتھ مضبوط کردیا گیا (استوٰی)۔ پھر اللہ نے اس سے (یعنی موزوں شدہ فضا سے) اور زمین سے کہا: کہ تم خوشی یا ناخوشی سے دونوں آجاؤ (یعنی تم دونوں کا تعلق قائم کردیا گیا ہے جو اللہ کے ان قوانین کے تابع ہے جو اس تعلق کے لئے مقرر کردہ ہیں)۔ اُن دونوں نے کہا: ہم دونوں خوشی سے آچکے ہیں (یعنی یہ ممکن نہیں کہ ان قوانین سے ہم سرتابی کریں، کیونکہ انہوں نے ہمیں اس حالت کے لئے موزوں کررکھا ہے)۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ط وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ صلے ق وَحِفْظًا ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ o (حٰم سجدہ:۱۲)

پھر اُس نے (زمین سے منسلک اس موزوں شدہ فضا میں دومراحل میں متعدد کروں کو اپنی اپنی جہت کے مطابق مضبوط ومستحکم کرکے نافذ کردیا (قضھن) اور ہر کرے کو اس کے کام کی وحی کردی (یعنی ہر کرے کے لئے اس کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے کہ اس نے کون سی تخریبی قوتوں کو زمین تک آنے سے روکنا ہے اور کون سی تعمیری قوتوں کو زمین تک آنے دینا ہے، اور اس کے بارے میں قوانین مقرر کردیئے)۔ اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے آراستہ کردیا (یعنی دنیا میں زمین کی بالائی فضا کی طرف جہاں تک نگاہ جاتی ہے، جگمگاتے ہوئے اجرامِ فلکی چراغوں کی طرح نظر آتے ہیں)۔ اور (اس سارے نظام کو) محفوظ کیا گیا۔ یہ (سب کچھ اُس اللہ کے) مناسبت کے پیمانوں کے مطابق طے پایا جو تمام قوتوں اور غلبے کا مالک ہے اور ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ○ (حٰم سجدہ:۱۳)

(چنانچہ جس طرح اللہ نے زمین اور اِس سے منسلک آسمان بلکہ ساری کائنات کے لئے اُن کے اندر قوانین وحی کر رکھے ہیں، کہ انہوں نے زندگی کیسے بسر کرنی ہے۔ ۱/۵۷۔ اسی طرح اُس نے انسانوں کے لئے بھی زندگی کے قوانین مقرر کر دیئے اور انہیں وحی کے ذریعے ان تک پہنچا دیا ہے۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو اُن سے کہہ دو! کہ میں تمہیں آگاہی دے رہا ہوں کہ تمہاری غلط روش تمہیں تباہیوں تک لے جائے گی۔ (ایسی تباہی کہ) جس طرح درہم برہم کر دینے والی کڑک، جس کڑک نے کہ عاد اور ثمود (کی قوموں کو عذاب کے طور پر اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور انہیں تباہ کر کے رکھ دیا تھا)۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ م بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط قَالُوْا لَوْشَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ (۶۱)(حٰم سجدہ:۱۴)

جب اُن کی طرف، اُن کے آگے اور پیچھے سے اللہ کے رسول آئے (یعنی اُن کے پاس رسول آئے، ان کے اپنے ملک میں بھی رسول آئے اور گرد و پیش کے ممالک میں بھی رسول آتے رہے اور انہوں نے ان سے کہا کہ) تم اللہ کے سوا کسی اور کی غلامی و اطاعت اختیار نہ کرو تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا! کہ اگر ہمارا رب (ہماری طرف وحی بھیجنا) چاہتا تو وہ ضرور فرشتے نازل کرتا (جنہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے۔ لیکن تم تو ہمارے جیسے انسان ہو)۔ اس لئے ہم (ان پیغامات کو) جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو، تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

تخلیقِ انسان کے بارے میں سورۂ مومن کی آیات ۶۷ سے ۷۱ میں فرمایا یہ کہ وہ اللہ جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ جس نے تمہاری تخلیق مٹی سے کی۔ (پھر زندگی کو مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے، یہ ہے اللہ کا طریقہ و قانون، جس کے اٹل اور یقینی ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو اللہ کے احکام و قوانین میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں۔ یہ تفصیل کی مندرجہ آیات میں بیان فرما دی۔ قولِ حق تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

(۶۲)(المومن:۶۷)

یہ ہے وہ اللہ جس نے تمہاری تخلیق مٹی سے کی (پھر زندگی کو مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے، اسے اس منزل تک لے آیا، جہاں پیدائش) نطفہ کے ذریعے سے ہوتی ہے پھر (اس نطفے کو ماں کے رحم میں) ایک جونک کی قسم کا لوتھڑا بنایا۔ پھر وہ تمہیں بچہ (کی شکل میں نکالتا ہے۔ پھر تم جوانی کی عمر تک پہنچتے ہو۔ پھر تم بوڑھے

ہو جاتے ہو۔ اور تم میں سے کوئی (بڑھاپے سے) پہلے ہی وفات پا جاتا ہے۔ اور (یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے) تا کہ تم (اپنی اپنی) مقررہ میعاد تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم عقل استعمال کرو (اور سوچو کہ زندگی مل گئی ہے تو اسے گزارنا کیسے ہے)۔

هُوَالَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ج فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ (المومن:٦٨)

یہ ہے وہ اللہ جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ (اس کی قوتوں کا یہ عالم ہے) کہ پھر جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ صرف اتنا کہتا ہے کہ اس کے لئے ہو جا تو پھر وہ ہو جاتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ط اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ○ (المومن:٦٩)

لیکن کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو اللہ کے احکام و قوانین میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں۔ (ذرا ان سے پوچھو کہ یہ اللہ کے قوانین کا راستہ چھوڑ کر) کون سا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں؟

اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ط فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ (المومن:٧٠)

یہ وہ لوگ ہیں جو اس ضابطۂ حیات (یعنی قرآن) کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس (آگاہی کو جھٹلاتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا۔ (اگر ان کا رویہ یہی رہا تو) پھر وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب (اس کے نتائج کا) ان کو علم ہو جائے گا۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ط یُسْحَبُوْنَ ○ (٦٢) (المومن:٧١)

(نتیجہ یہ ہوگا کہ) اس وقت ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے (جہنم کی طرف) گھسیٹے جائیں گے۔

یہ منزل اہل حق کو ایمان باللہ، صدق و صبر، ادب رسول ﷺ، انفاق فی سبیل اللہ اور پچھلی رات کے استغفار سے حاصل ہوتی ہے۔ ان قرآنی علوم سے درج بالا سوالات کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

اخلاصِ نیت کے ساتھ ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کیا جائے جیسے:

انما الاعمال بالنیات (بخاری) (٦٣)۔

یعنی: کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔

Actions are judged by motives, and A man shall hae what he intends... Bukhari

اس کام کے عمل کی صورت سنت رسول عربی ﷺ کے مطابق ہو، جیسے:

لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة۔ (الاحزاب:٢١)

اپنی پوری طاقت اور کوشش کے ساتھ ہر کام انجام دیا جائے جیسے **الا ما استطعتم**۔ الحدیث۔

﴿با قاعدگی کے ساتھ آخری سانس تک یہ عمل جاری وساری رہے۔ جیسے:

وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ○ (٦٤)

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں، یہاں تک کہ آپ کو (آپ کی شان کے لائق) مقامِ یقین مل جائے (یعنی انشراحِ کامل نصیب ہوجائے یا لمحۂ وصالِ حق)۔

تقویٰ توکل اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر کامل کا یقین مرتے دم تک رہے۔ یہی کامیاب اور بامراد زندگی کا راستہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ تخلیق کائنات، ہارون یحییٰ، مترجم ڈاکٹر صادق رضاوی، اکرم پریس، بلال گنج لاہور، ص:۱۶۔

۲۔ عرفان القرآن ۔مترجم محمد طاہر القادری، القرآن پرنٹرز لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء۔

۳۔ قرآنی معلومات، عبدالوحید خان (گروپ کیپٹن۔ر) www.islam-christianity.com تیسرا ایڈیشن ۲۰۱۲ء۔

۴۔ کائنات، انسان اور مذہب، رحمان فیض، مکتبہ عناویم، پاکستان جی ٹی روڈ، سادھو کے، ضلع گوجرانوالہ، جنوری ۲۰۰۳ء، ص: ۳۰۔

۵۔ صحیح بخاری شریف، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم، وحید الزمان، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور، نومبر ۱۹۹۹ء

۶۔ معارف القرآن، محمد شفیع مفتی، ادارہ المعارف، کراچی، جنوری ۲۰۱۲ء۔

۷۔ ایضاً۔

۸۔ تفہیم القرآن، ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، لاہور، مارچ ۲۰۰۹ء۔

۹۔ ایضاً۔

۱۰۔ تفسیر ابن کثیر۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

۱۱۔ ایضاً۔

۱۲۔ ایضاً۔

۱۳۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، احمد رضا خان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

۱۴۔ ایضاً۔

۱۵۔ ایضاً۔

۱۶۔ ایضاً۔

۱۷۔ عرفان القرآن، مترجم محمد وجیہ السیما عرفانی، سندر پرنٹرز، فیصل آباد، اپریل ۲۰۱۲ء۔

۱۸۔ ایضاً۔

۱۹۔ تفسیر نعیمی، احمد یار خان نعیمی، مکتبہ اسلامیہ، ۴۰، اردو بازار لاہور۔

۲۰۔ ایضاً۔

۲۱۔ عرفان القرآن، مترجم محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء۔

۲۲۔ ایضاً۔

۲۳۔ ایضاً۔

۲۴۔ ایضاً۔

۲۵۔ ایضاً۔

۲۶۔ قرآن حکیم، مترجم شبیر احمد، قرآن اسان تحریک نور پرنٹر لاہور، نومبر ۲۰۰۱ء۔

۲۷۔ ایضاً۔

۲۸۔ تفسیر احسن البیان، صلاح الدین یوسف، دار السلام ۵۰، لائر مال لاہور، چوتھا ایڈیشن ۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ ایضاً۔

۳۰۔ ایضاً۔

۳۱۔ ایضاً۔

۳۲۔ The meaning of Holy Quran, Abdullah Yousuf Ali, Amna Publications, Maryland, USA 2004

۳۳۔ عرفان القرآن، مترجم محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء۔

۳۴۔ ایضاً۔

۳۵۔ ایضاً۔

۳۶۔ ایضاً۔

۳۷۔ قرآن بالتحقیق، مترجم عمر شبیر (کرنل۔ر)، منزل پبلی کیشنز ۱۸۶، تیسری منزل، نیوانارکلی لاہور ۲۰۱۱ء۔

۳۸۔ ایضاً۔

۳۹۔ عرفان القرآن، مترجم محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء۔

۴۰۔ ایضاً۔

۴۱۔ ایضاً۔

۴۲۔ ایضاً۔

۴۳۔ ایضاً۔

۴۴۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، احمد رضا خان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

۴۵۔ ایضاً۔

۴۶۔ ایضاً۔

۴۷۔ ایضاً۔

۴۸۔ معارف القرآن، محمد شفیع، مفتی، ادارۃ المعارف، کراچی، جنوری ۲۰۱۲ء۔

۴۹۔ ایضاً۔

۵۰۔ ایضاً۔

۵۱۔ ایضاً۔

۵۲۔ ایضاً۔

۵۳۔ ایضاً۔

۵۴۔ عرفان القرآن، مترجم محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء۔

۵۵۔ ایضاً۔

۵۶۔ ایضاً۔

۵۷۔ ایضاً۔

۵۸۔ ایضاً۔

۵۹۔ ایضاً۔

۶۰۔ قرآن بالتحقیق، مترجم عمر شبیر (کرنل۔ر) منزل پبلی کیشنز، ۱۸۶، تیسری منزل، نیوانارکلی لاہور ۲۰۱۱ء۔

۶۱۔ ایضاً۔

۶۲۔ ایضاً۔

۶۳۔ صحیح بخاری شریف، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم وحید الزمان، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار لاہور نومبر ۱۹۹۹ء۔

۶۴۔ عرفان القرآن، مترجم محمد طاہر القادری، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء۔